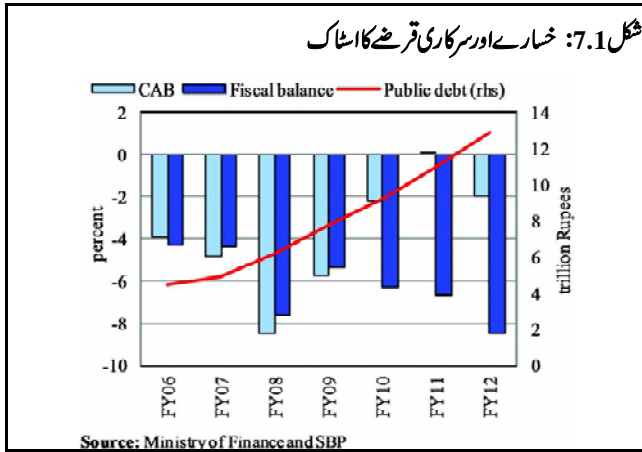


7 ملکی اور بیرونی قرضہ

7.1 عمومی جائزہ¹



جدول 7.1: سرکاری قرضے کے عدم استحکام کے اظہار پر فیصد				
میں 12ء	میں 11ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء
62.6	60.9	62.4	61.6	60.7
503.6	486.2	444.1	423.3	414.6
59.1	54.7	50.4	49.3	52.7
54.2	53.8	51.5	49.3	50.0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

حکومتی قرضے کے بوجھ میں گزشتہ سال جو بہتری آئی تھی وہ مختصر المیعاد ثابت ہوئی: م 11ء میں سرکاری قرضے اور جی ڈی پی کا تناسب گرنے کے بعد م 12ء میں بڑھ کر 62.6 فیصد ہو گیا۔² سال کے دوران 19 کھرب روپے کے اضافے کے ساتھ اب حکومتی قرضہ 129 کھرب روپے تک پہنچ گیا ہے (شکل 7.1)۔³ یہ بھاری اضافہ بلند مالیاتی خسارے، بشمول سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے کے تصفیے کے لیے یکبارگی ادائیگی (اور روپے کی قدر میں کمی سے ابھرنے والے شرح مبادلہ کے نقصانات کی وجہ سے ہوا۔

سرکاری قرضے میں بیشتر اضافے میں ملکی قرضے کا حصہ تھا:⁴ اس کا حصہ جو م 11ء میں 54.7 فیصد تھا، م 12ء میں بڑھ کر 59.1 فیصد ہو گیا (جدول 7.1)۔ دوسری جانب آئی ایم ایف کو قرضے کی ادائیگی اور ساتھ ہی کرنسی کی قدر میں اضافے کے اثرات کی وجہ سے سرکاری بیرونی قرضے کے اسٹاک میں 2 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔ تاہم روپے کے لحاظ سے م 12ء میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر گرنے کے باعث اس اسٹاک میں اضافہ ہوا۔⁵

چونکہ گزشتہ چند برسوں میں مسلسل بلند خساروں کی مالکاری بنیادی طور پر گراں ملکی وسائل سے کی گئی ہے اس لیے قرضے کی پائیداری سے متعلق خدشات بڑھ گئے ہیں۔ اس ضمن میں دو نکات قابل غور ہیں: اول، ملکی وسائل کے اندر گراں قلیل المیعاد قرضے پر حد سے زیادہ انحصار کے سبب ملک کا قرض کی واپسی کا بوجھ بڑھ گیا ہے اور

اجرائے ثانی و شرح سود سے منسلک خطرات بھی شدید ہو گئے ہیں۔⁶ دوم، پاکستان کو گزشتہ چھ برسوں سے محاصل کے خسارے کا سامنا ہے جس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ سرکاری قرض گریوں کا ایک بڑا حصہ (جس سے اس کے جاری اخراجات کی مالکاری کی گئی)، کے سبب معیشت کی واپسی قرض کی صلاحیت میں اضافہ نہیں ہوا (شکل 7.2)۔⁷ قرضے کی ان حرکات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان قرضے کے جال میں پھنسنے کی راہ پر گامزن ہے۔⁸

¹ یہ تجزیہ ملکی قرضے کی اسٹیٹ بینک کی تعریف پر مبنی ہے، جو وزارت خزانہ کی ملکی قرضے کی کوریج سے مختلف ہے۔ تفصیلات کے لیے ہاگس 7.1 ملاحظہ کیجیے۔

² م 11ء میں سرکاری قرضے کا تناسب جی ڈی پی کے مقابلے میں گھٹ کر 60.9 فیصد ہو گیا جبکہ ایک سال قبل یہ 62.4 فیصد تھا (دیکھئے جدول 7.2)۔

³ وزارت خزانہ کے مطابق جون 2012ء کے اختتام پر ملکی قرضہ 127 کھرب روپے تک پہنچ گیا۔

⁴ سرکاری قرضے کے اسٹاک میں م 12ء کے دوران مجموعی اضافے کا تقریباً 84 فیصد ملکی قرضے کے سبب تھا جبکہ باقی ماندہ اضافہ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے باعث بیرونی قرضے کی روپیہ مالیت میں اضافے کے سبب تھا۔

⁵ مختلف ممالک عموماً مختلف کرنسیوں میں قرض کے معاہدے کرتے ہیں، جنہیں روپورنگ کے لیے ایک مقررہ وقت پر امریکی ڈالر میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ ان ممالک کی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی شرح مبادلہ کی حرکات ان ممالک کے بیرونی قرضے کے اسٹاک میں نمایاں تبدیلیوں کا سبب بنتی ہیں، جنہیں کرنسی کی باز قدر دینیائی کہا جاتا ہے۔

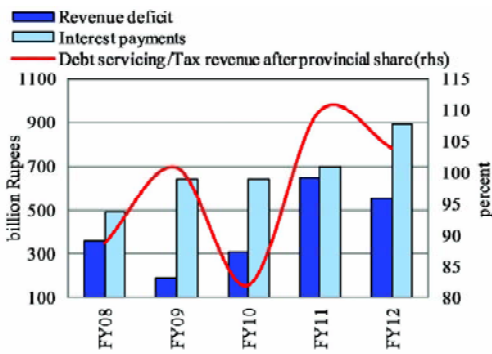
⁶ قرضے کی واپسی کی ادائیگیاں گزشتہ سال سے محاصل کی مد میں حکومتی وصولیوں سے بڑھ گئی ہیں (صوبائی حصے مہیا کرنے کے بعد)۔

⁷ محصولاتی توازن مجموعی محاصل اور حکومتی اخراجات جاریہ کے مابین فرق ہے۔ م 12ء میں محصولاتی خسارہ ملک کی سودی ادائیگیوں کا 62.5 فیصد تھا۔

⁸ قرضے کا جال ایک ایسی صورت حال کو کہتے ہیں جب کوئی ملک اپنی آمدنی کے مقابلے میں قرضے کی بھاری رقم برداشت کرتا ہے۔ نتیجتاً بھاری سودی ادائیگیاں اصل رقم کی ادائیگی میں مانع ہوتی ہیں۔ اسے ڈی بی (2002ء) کے مطابق قرضے کے جال کی کلاسیک علامات یہ ہیں: سرمایہ کاری کی گرتی ہوئی شرحیں، حکومت کی جانب سے ترقیاتی اور سماجی اخراجات میں کمی اور جی ڈی پی کی گھٹتی ہوئی شرحیں۔ یہ عوامل ملکی مجموعی اقتصادی کارکردگی مزید کمزور کرتے ہیں اور قرضے کی ادائیگی مزید مشکل ہو جاتی ہے۔

جدول 7.2: پاکستان کے قرض و واجبات کا خاکہ						
م 12ء	م 11ء	م 10ء	م 12ء	م 11ء	م 10ء	
جی ڈی پی کا فیصد			ارب روپے			
70.6	69.5	72.3	14,587.0	12,530.0	10,702.2	مجموعی قرض و واجبات
62.6	60.9	62.4	12,924.3	10,990.7	9,229.1	سرکاری قرضہ 1
67.4	66.0	68.0	13,921.6	11,908.4	10,069.9	مجموعی قرضہ
37.0	33.3	31.4	7,638.3	6,012.2	4,650.8	حکومتی ملکی قرضہ 2
1.4	2.3	2.5	281.1	411.5	375.0	سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کا ملکی قرضہ
29.1	30.4	34.1	6,002.3	5,484.7	5,040.8	بیرونی قرضہ
21.1	22.1	24.8	4,364.5	3,987.7	3,667.1	حکومتی بیرونی قرضہ
3.4	4.3	4.7	694.3	768.7	690.3	آئی ایم ایف کے قرضے
0.7	0.6	0.9	144.2	116.6	131.2	سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کا بیرونی قرضہ
2.9	2.6	2.6	600.6	470.4	386.2	غجی شعبے کا بیرونی قرضہ
1.0	0.8	1.1	198.7	141.2	166.1	بین بین قرضہ
3.2	3.4	4.3	665.4	621.6	635.5	مجموعی واجبات
2.1	2.2	2.8	438.1	399.5	414.6	ملکی واجبات
1.1	1.2	1.5	227.3	222.1	220.9	بیرونی واجبات
6.1	5.6	6.6	1,260.2	1,017.4	978.4	مجموعی ادائیگی قرض
4.7	4.5	4.8	966.3	807.1	715.0	سودی ادائیگی
3.9	3.6	3.9	811.2	650.3	577.7	ملکی قرضہ
0.4	0.5	0.6	89.8	90.6	82.9	بیرونی قرضہ 3
0.3	0.4	0.4	64.2	65.0	52.1	ملکی واجبات
0.0	0.0	0.0	1.1	1.3	2.3	بیرونی واجبات
1.4	1.2	1.8	294.0	210.3	263.4	اصل رقم کی ادائیگی (بیرونی)
1 سرکاری قرضے میں حکومتی ملکی قرضہ، حکومتی بیرونی قرضہ، آئی ایم ایف کے قرضے اور بیرونی واجبات شامل ہیں۔						
2 ملکی قرضے میں قرضے ہائے شدتوں کی زیر تحویل فاران ایچ پی بی، بیرونی قرضے، ڈائریکٹ بیرونی قرضے اور ایچ پی بی کے قرضے شامل ہیں۔						
3 جدولی بینکوں کی اصل رقم کی ادائیگی اس جائزے سے خارج ہے۔						
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

شکل 7.2: سرکاری قرضے کی ضرورت پذیری کے اظہار



اس سیاق و سباق میں پاکستان کے موجودہ قرضے کا اسٹاک ملکی اور عالمی معیارات سے بلند ہونا کوئی حیران کن امر نہیں ہے۔ بالخصوص، پاکستان میں حکومتی قرضہ مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ مجریہ 2005ء سے مشروط ہے۔ اس ایکٹ کے تحت م 13ء کے آخر تک حکومتی قرضہ جی ڈی پی کے 60 فیصد تک ہونے کی حد مقرر کی گئی ہے اور یہ ہدف 2008ء کے بعد محاصل کے جاری توازن کو مثبت بنا کر حاصل کرنا ہے۔⁹ م 12ء میں جی ڈی پی کے 62.6 فیصد حکومتی قرضے اور اس کے ساتھ ہی مستقل محصولاتی خساروں سے م 13ء میں اہم مالیاتی ردوبدل کی ضرورت ظاہر ہوتی ہے۔¹⁰ اسی طرح یہ تناسب آئی ایم ایف کی جانب سے مقرر کردہ کم سے کم سطح سے زیادہ ہے۔¹¹

⁹ اس قانون میں م 13ء کے آخر تک 60 فیصد نشانہ کے حصول کے بعد اس تناسب میں سالانہ 2.5 فیصدی دور کے کمی بھی تجویز کی گئی ہے۔

¹⁰ اگر قرض اور جی ڈی پی کے 60 فیصد تناسب کی شرط م 06ء میں شیڈول سے قبل پوری کر دی گئی تھی، تاہم یہ کامیابی برقرار نہیں رکھی جاسکی۔

¹¹ آئی ایم ایف (2011ء) مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضے کے تجربے کے فریم ورک کی جدید خطوط پر استواری؛ فیکلٹ افیئر ز ڈیپارٹمنٹ اینڈ ڈی اسٹریٹیجی پالیسی اینڈ ریویو ڈیپارٹمنٹ۔ آئی ایم ایف کے مطابق جی ڈی پی کے 60 فیصد کی سطح پر قرضے کی بلند سطحوں سے پائیداری کو درپیش خطرات کے تفصیلی جائزے کا انتظام کیا جانا چاہیے۔

جدول 7.3: عالمی تقابل۔ مجموعی قرضہ/جی ڈی پی					
فیصد					
2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	
39.5	38.2	38.6	41.3	39.1	کم آمدنی کے حامل ممالک
106.5	103.5	99.3	93	81.5	ترقی یافتہ معیشتیں
35.7	37.6	41	36.7	34.7	ابھرتی ہوئی معیشتیں
22	25.8	33.5	17.7	17	چین
67.6	68.1	69.4	75	74.7	بھارت
62.6	60.9	62.4	61.6	60.7	پاکستان*

* پاکستان کے اعداد و شمار مالی سال کے ہیں۔
ماخذ: فنکل ماٹیر، بی بی سی، فنکل پالیسی ریسرچ، اپریل 2012ء، آئی ایم ایف اور اسٹیٹ بینک

جدول 7.4: بیرونی ممالک میں قرضہ جی ڈی پی کا تناسب		
فیصد		
2012ء	2011ء	
88.4	82.5	برطانیہ
73.9	72.2	آسٹریا
99.1	98.5	بلیجیم
88.2	86.1	فرانس
82.2	81.2	جرمنی
162.6	165.4	یونان
117.6	108.2	آئرلینڈ
125.8	120.1	اٹلی
70.1	66.2	نیدرلینڈز
114.4	107.8	پرتگال
90.3	68.5	اسپین

ماخذ: آئی ایم ایف اور بلومبرگ

مزید برآں، عالمی تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کا مجموعی قرضہ ابھرتی ہوئی اور کم آمدنی کی حامل معیشتوں دونوں کے اوسط قرضے سے زیادہ ہے (جدول 7.3)۔ تاہم پاکستان کی حالت کئی یورپی ممالک سے بہتر ہے۔ ہماری رائے میں یورو کا موجودہ بحران جاری رہنے کا امکان ہے کیونکہ بیشتر یورپی ممالک اب تک خام ملکی پیداوار کے مقابلے میں اپنے قرضے کا بھاری تناسب گھٹانے کی کوشش کر رہے ہیں (جدول 7.4)۔

علاوہ ازیں پاکستان کی بیرونی ضرر پذیری بھی م س 12ء میں بڑھی کیونکہ بیرونی رقوم کی ناکافی آمد کے باعث بیرونی قرضے کی واپسی (جاری حسابات کے خسارے کی مالکاری کے ساتھ) کا بوجھ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر پڑا۔¹² اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جولائی 2012ء میں موڈیز کی جانب سے پاکستان کی آزادانہ کریڈٹ ریٹنگ گھٹا کر اسے سب سے نچلا درجہ Caa1 دے دیا گیا۔¹³

ملک کی مجموعی معیشت کو درپیش یہ مشکلات مالیاتی استحکام کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ اس حقیقت کا ادراک ضروری ہے کہ کوئی ملک اپنے قرضے کے اسٹاک میں اضافہ جاری رکھنے کا متحمل نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کی قرض کی واپسی کی صلاحیت اس کے مطابق نہ ہو۔ عالمی تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سادہ اصول کو اپنانے میں ناکامی بیرونی اور ملکی قرضوں، دونوں حوالوں سے متعدد ناہنہ دہندگیوں کا باعث بنی (بکس 7.3)۔¹⁴

بکس 7.1: سرکاری قرضہ۔ اسٹیٹ بینک اور وزارت خزانہ کی تفریق میں فرق

اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق جون 2012ء کے اختتام تک سرکاری قرضہ 129 کھرب روپے تک پہنچ گیا جبکہ وزارت خزانہ کی رپورٹ کے مطابق اسی مدت کے لیے سرکاری قرضہ 12.7 کھرب تک پہنچ گیا (جدول 7.1.1 اور 7.1.2)۔ قرضے کے اعداد و شمار میں یہ تفاوت دو اداروں کی جانب سے سرکاری قرضے کی کویتج میں فرق کے باعث ہے۔

اسٹیٹ بینک سرکاری قرضے کے اعداد و شمار مرتب کرنے کے لیے آئی ایم ایف کے رہنما خطوط پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ مذکورہ رہنما خطوط میں کہا گیا ہے: 'سرکاری شعبے میں عام حکومت، زرعی حکام اور بینکاری و دیگر شعبوں کے سرکاری کارپوریشنز کے زمرے میں آنے والے ادارے شامل ہیں۔'¹⁵

جدول 7.1.1: سرکاری قرضہ۔ وزارت خزانہ				
ارب روپے				
م س 12ء	م س 11ء	م س 10ء	م س 09ء	
12,661	10,709	8,938	7,595	سرکاری قرضہ (I+II)
5,023	4,694	4,284	3,736	I۔ بیرونی قرضہ
7,638	6,015	4,654	3,859	II۔ حکومتی ملکی قرضہ
61.3	59.4	60.4	59.7	سرکاری قرضہ/خام ملکی پیداوار

ماخذ: پاکستان اکنامک سروے 2011-12ء اور وزارت خزانہ

¹² ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر جو م س 11ء میں 27.8 درآمدی ہفتوں کی سطح پر تھے م س 12ء میں کم ہو کر 19.9 درآمدی ہفتوں کی سطح پر آ گئے۔

¹³ یہ موڈیز کی جانب سے 1999ء کے بعد دی گئی سب سے کم درجہ بندی ہے۔

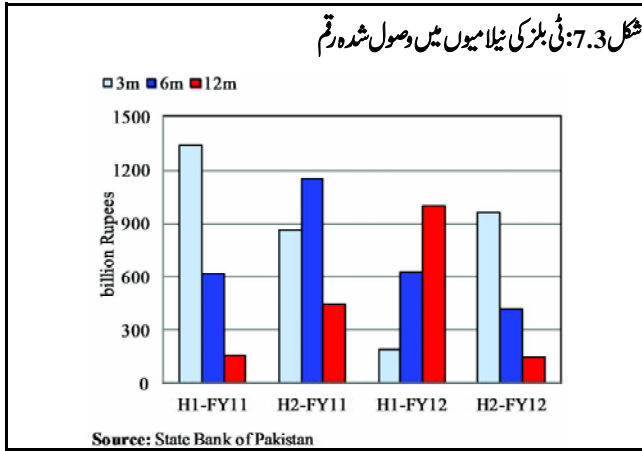
¹⁴ (آئی ایم ایف 2008ء)، 'مارکیٹ تک رسائی رکھنے والے ممالک کے لیے قرضے کی پائیداری کے جائزے پر عمل کی رہنمائی کے لیے نوٹ، مرتب کردہ: پالیسی ڈیولپمنٹ اینڈ ریویو ڈیپارٹمنٹ۔

¹⁵ ماخذ: آئی ایم ایف (2003ء)، 'بیرونی قرضے کے اعداد و شمار مرتب کنندگان اور استعمال کنندگان کے لیے رہنما'۔

جدول 7.1.2: سرکاری قرضہ۔ اسٹیٹ بینک				
ارب روپے				
م 12ء	م 11ء	م 10ء	م 09ء	
4,364.5	3,987.7	3,667.1	3,452.0	I - حکومتی بیرونی قرضہ (i+ii+iii)
4318.7	3,921.0	3,580.1	3,382.7	i - وسط مدت اور طویل مدت
9.7	11.6	14.3	16.2	ii - فوجی
36.1	55.0	72.7	53.1	iii - قلیل المیعاد قرضہ
694.3	768.7	690.3	419.0	II - آئی ایم ایف سے
227.3	222.1	220.9	103.7	III - بیرونی واجبات
7,638.3	6,012.2	4,650.8	3,860.7	IV - حکومتی ملکی قرضہ (I+II+III+IV)
12,924.3	10,990.7	9,229.1	7,835.3	سرکاری قرضہ
62.6	60.9	62.4	61.6	سرکاری قرضہ جی ڈی پی
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

اس طرح اسٹیٹ بینک کی سرکاری قرضے سے متعلق رپورٹ چار زمروں پر مشتمل ہے: (i) حکومتی ملکی قرضہ، (ii) حکومتی بیرونی قرضہ، (iii) آئی ایم ایف کے قرضے اور (iv) بیرونی واجبات۔ واضح رہے کہ تفصیلی معلومات کی عدم دستیابی کے باعث اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ سرکاری قرضے کے اعداد و شمار میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔

اگرچہ وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک، دونوں ہی حکومتی ملکی قرضے کی ایک ہی تشریح کی تھیں کرتے ہیں، تاہم وزارت خزانہ کی جانب سے مرتب کردہ بیرونی قرضے کے اعداد و شمار اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار سے مختلف ہوتے ہیں۔ وزارت خزانہ حکومتی بیرونی قرضے کے اعداد و شمار میں قلیل المیعاد قرضے، فوجی قرضے اور بیرونی قرضے کے واجبات کو شامل نہیں کرتی۔ چنانچہ ان دونوں اداروں کی جانب سے مرتب کردہ مجموعی حکومتی قرضے کے اعداد و شمار میں ہم آہنگی نہیں ہوتی۔



7.2 ملکی قرضہ

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، بھاری مالیاتی خسارے کے نتیجے میں ملکی قرضے کی واپسی میں م 12ء کے دوران 16 کھرب روپے کا اضافہ ہوا (جدول 7.5)۔ اس اضافے کے نصف سے زائد کا سبب قلیل المیعاد قرضہ ہے کیونکہ حکومت نے ملکی بینکاری نظام سے بھاری قرضہ حاصل کیا (جدول 7.6)۔

7.2.1 رواں قرضہ

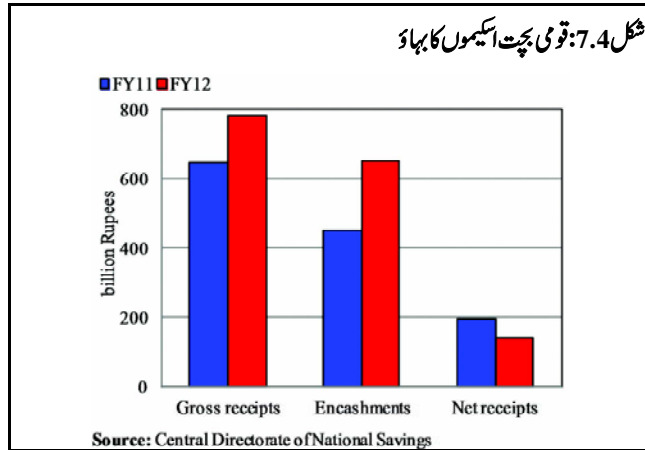
حکومتی ملکی قرضے میں رواں قرضے کا حصہ م 12ء کے آخر میں 54.2 فیصد تک پہنچ گیا۔ 910.3 ارب روپے کے اضافے میں گردش قرضے کے تصفیے کے لیے 195 ارب روپے شامل ہیں، جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔¹⁶

بینکوں کی ٹی بلز میں سرمایہ کاری م 12ء کے دوران دو مختلف طریقوں سے ہوئی۔ سال کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ میں کمی کے بعد بینکوں نے اپنی سرمایہ کاری 12 ماہ کے ٹی بلز کی جانب منتقل کر دی تاکہ یہ سرمایہ طویل المیعاد اثاثوں میں محفوظ کیا جاسکے کیونکہ سود کی شرحوں میں مزید کمی کی امید تھی۔ تاہم سال کی دوسری ششماہی میں کمزور بیرونی صورتحال اور گرانے کے دوام کے خدشات کے باعث سود کی شرحوں کے پالیسی ریٹ کے حسب سابق رہنے کی توقعات بڑھ گئیں جس سے بینک 3 ماہ کے ٹی بلز میں سرمایہ کاری کی جانب مائل ہوئے (شکل 7.3)۔¹⁷

¹⁶ 391 ارب روپے کے مجموعی تصفیے میں سے 195 ارب روپے 12 ماہ کے ٹی بلز کے اجراء کے ذریعے اکٹھا کیے گئے۔

¹⁷ آخر جون 2012 تک واجب الادائی بلز کے اسٹاک میں سرمایہ تمککات کا حصہ 25 فیصد تھا جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 8.4 فیصد رہا تھا۔

جدول 7.5: ملکی قرضے کی صورتحال						
ارب روپے						
سودی ادائیگیاں			واجب الادا اسٹاک		قرضہ جاتی دہی	
تبدیلی	م 12ء	م 11ء	تبدیلی	م 12ء	م 11ء	قرضہ جاتی دہی
44.2	136.0	91.8	573.5	1,695.9	1,122.4	الف - مستقل قرضہ
جس میں						
15.6	26.9	11.2	158.9	383.5	224.6	حکومت پاکستان اجارہ صکوک 3 سال
24.5	81.7	57.3	358.3	974.7	616.4	پاکستان انوٹمنٹ بانڈز
4.5	27.3	22.8	56.3	333.4	277.1	انعامی بانڈز
15.7	377.1	361.4	910.3	4,142.9	3,232.6	ب - رواں قرضہ
10.8	202.8	191.9	568.4	2,383.2	1,814.8	مارکیٹ ٹی بلز
4.9	174.4	169.5	341.9	1,759.7	1,417.8	مارکیٹ ریپیڈ ٹی بلز
101.0	298.0	197.0	142.2	1,798.0	1,655.8	ج - غیر فنڈ قرضہ
جس میں						
14.9	70.8	55.9	7.3	241.8	234.5	ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس
62.4	86.7	24.3	-52.8	341.8	394.6	اسٹیکل سیونگ سرٹیفکیٹس (رجسٹرڈ)
6.2	25.5	19.3	44.0	226.6	182.6	ریگولر اکرم سرٹیفکیٹس
8.8	69.8	61.0	52.3	480.8	428.5	بہود سیونگ سرٹیفکیٹس
2.6	23.9	21.4	16.4	162.3	146.0	ہینڈلرز سیونگ اکاؤنٹ
-0.1	0.0	0.1	0.0	1.4	1.4	* د - فارن کرنسی کے وثیقہ جات
160.9	811.2	650.3	1,626.1	7,638.3	6,012.2	مجموعی ملکی قرضہ (الف + ب + ج + د)
* اس میں قرضہ بانڈوں کی زچہ و بیل فارن ایچ بی سی بی سرٹیفکیٹس، فارن کرنسی بیئر سرٹیفکیٹس، ڈالر بانڈ سرٹیفکیٹس اور اسٹیکل ڈالر بانڈز شامل ہیں۔						
ماخذ: بینک دولت پاکستان						



جیسا کہ جدول 7.5 سے ظاہر ہے، اگرچہ بینکوں نے ٹی بلز کی نیلا میوں میں ہدف سے زائد رقم کی پیشکش کی تھی تاہم حکومت نے ان اہداف کی پابندی نہیں کی اور بہت کم قرضہ حاصل کیا۔ اس کا سبب بینکوں کی جانب سے زائد شرحوں کا مطالبہ تھا، جو حکومت کے لیے اطمینان بخش نہیں تھا۔ نتیجتاً م 12ء کے دوران مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری میں اضافہ ہوا۔ م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کو 103 ارب روپے واپس کرنے کے بعد حکومت اسٹیٹ بینک ایکٹ میں ترمیم کے بعد چوتھی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک سے صفر سہ ماہی قرض گیری کا وعدہ پورا نہیں کر سکی۔

7.2.2 مستقل قرضہ

م 12ء کے دوران مستقل قرضے میں 573.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا جس میں وہ 195 ارب روپے بھی شامل ہیں جو گردش قرضے کے تصفیے کے لیے پانچ سالہ پاکستان انوٹمنٹ بانڈز کے ذریعے حاصل کیے گئے تھے (جدول 7.4)۔ مزید برآں، م 12ء کے دوران انعامی بانڈ کے اسٹاک میں 156.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا جس کی وجہ سال کے دوران نو متعارف کردہ 25000 روپے مالیت کے انعامی بانڈ میں عوام کی بے پناہ دلچسپی تھی۔ اگرچہ اس میں سے کچھ اضافے کو دیگر تمسکات کے بدل سے منسوب کیا جاسکتا ہے تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ نئی سرمایہ کاری ہوئی ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مالیت کے انعامی بانڈ سے سرمایہ کاروں کی ضروریات کی تکمیل ہو رہی ہے۔

جدول 7.6: حکومتی ابتدائی نیلامیوں کی تفصیلات برائے مہ 12ء			
ارب روپے			
قبول شدہ	پیش شدہ	ہدف	ٹی بلز
2,854.6	4,773.6	3,345.0	
221.0	325.0	185.0	پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز
186.8	248.3	150.0	اجارہ
3,262.4	5,346.9	3,680.0	میزان
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

7.2.3 غیر فنڈ قرضہ

پاکستان کے غیر فنڈ قرضے میں مہ 12ء کے دوران 142.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو مہ 12ء کے دوران قومی بچت اسکیموں کی مجموعی آمد میں اضافے کے باوجود مہ 11ء سے کم ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی طرف سے زیادہ اعلیٰ منٹس ہیں۔ حکومت نے اپریل 2011ء سے ان اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی شرکت پر پابندی عائد کر دی گئی تھی (شکل 7.4)۔

جدول 7.7: بڑی قومی بچت اسکیموں پر منافع کی شرح فیصد				
سیونگزا کاؤنٹس	بہودیدوگ سرٹیفکیٹس	پشورزینیفٹ اکاؤنٹس	ریگولر اکم سرٹیفکیٹس	
9.00	15.36	15.36	13.44	جولائی 11ء
8.50	14.40	14.40	12.60	اکتوبر 11ء
8.25	13.86	13.86	11.76	جنوری 12ء
8.40	14.28	14.28	12.12	اپریل 12ء
8.65	14.64	14.64	12.36	جولائی 12ء
ماخذ: قومی بچتوں کا مرکزی ڈائریکٹریٹ				

اکتوبر 2011ء اور جنوری 2012ء میں شرحوں میں دو مرتبہ کمی کے باوجود قومی بچت اسکیموں میں مجموعی وصولیاں زیادہ تھیں۔ اس سے غالباً اس حقیقت کی عکاسی ہوتی ہے کہ سرمایہ کاروں کے لیے متبادل ذرائع، مثلاً بینک امانتوں کے مقابلے میں یہ کم شرحیں بھی پرکشش تھیں (جدول 7.7)۔¹⁸

مزید برآں، ملک میں نجی بچت کو فروغ دینے اور حکومت کا بینکوں سے قرض گیری پر انحصار کم کرنے کے لیے قومی بچتوں کے مرکزی ڈائریکٹریٹ نے یکم جولائی 2012ء سے قلیل عرصیتوں، یعنی 3 ماہ، 6 ماہ اور 12 ماہ کے سرٹیفکیٹ جاری کیے ہیں۔ اس اقدام سے رقم کے حصول میں مدد ملے گی تاہم اس سے قومی بچت اسکیموں کے ذریعے حکومتی قرض گیری کی اوسط عرصیت کم ہونے کا خطرہ ہے۔

7.3 ملکی قرضے پر سودی ادائیگیاں

ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں مہ 12ء کے دوران 24.7 فیصد کا اضافہ ہوا۔ تاہم گُل ادائیگیوں (811.2 ارب روپے) کا تقریباً ایک تہائی کا سبب ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی جانب سے قومی بچت اسکیموں بالخصوص اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس کا بھنایا جانا تھا (جدول 7.5)۔ قبل ازیں ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی جانب سے ان سرٹیفکیٹس پر سودی ادائیگیوں کی نوسرماہ کاری کی جارہی تھی۔ تاہم ان اسکیموں میں ان کی شرکت پر حکومتی پابندی کی وجہ سے دوران سال بھاری رقم نکلائی گئیں۔

مزید برآں، مہ 12ء کی چوتھی سہ ماہی میں پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز پر مرتکز ادائیگیوں کے باعث مہ 12ء میں مستقل قرضے پر سودی ادائیگیوں بڑھ گئیں۔

7.4 بیرونی قرضہ اور واجبات

بیرونی قرضے اور واجبات جون 2012ء کے اختتام پر 56 کروڑ 90 لاکھ ڈالر کی کے ساتھ 65.8 ارب ڈالر ہو گئے (جدول 7.8)۔¹⁹ کرنسی کی قدر بڑھنا اور قرضے کی واپسی میں خاصا اضافہ اس کی باعث ہیں۔²⁰

¹⁸ تاہم اپریل 2012ء اور جولائی 2012ء کے دوران قومی بچت اسکیموں کی شرحوں میں اضافہ کیا گیا۔

¹⁹ آئی ایم ایف کی بیرونی قرضے کی گائیڈ (2003ء) کے مطابق اسٹیٹ بینک نے بیرونی قرضے کی شماریات کی کوئی بڑھادی ہے۔ اضافی اعداد و شمار میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: (i) حکومت کے زیر تویل قلیل مدتی کرنسی تسکات (ii) پی ایس ایز کے اور ڈرافٹ بیننس (iii) غیر مقیم افراد کے زیر تویل مقامی اور بیرونی کرنسی کی امانتیں (iv) نجی شعبے کے تجارتی قرضے (v) غیر مقیم افراد کو واجب الادا انیشن فنڈ اور حیاتی بیمہ کمپنیوں کے واجبات، غیر حیاتی کمپنیوں کے واجبات، بین الاقوامی غیر زری اداروں وغیرہ کے سرمایہ سسکر پشور اور (v) براہ راست سرمایہ کاروں کے قرضہ واجبات۔

²⁰ شرح مبادلہ کی باز قدر پائی کے نتیجے میں مہ 12ء کے دوران پاکستان کو 1.3 ارب ڈالر کا لین دین کا فائدہ ہوا۔ بیرونی قرضے کی کرنسی کی قیمت ترکیبی سے انکشاف ہوا کہ بیرونی قرضے 11 فیصد اضافہ پر مبنی ہے۔ چنانچہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں یورو کی قدر میں 13.1 فیصد کمی بھاری کمی سے مہ 12ء کے دوران بیرونی قرضے کے اسٹاک میں 76 کروڑ 70 لاکھ ڈالر کی کمی ہوئی۔ علاوہ ازیں ایس ڈی آر کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے سے اس سال کے دوران مزید 66 کروڑ 20 لاکھ ڈالر کا لین دین کا فائدہ ہوا۔

جدول 7.8: پاکستان کے بیرونی قرضہ اور واجبات			
ارب ڈالر	م 11ء	م 12ء	مطلق فرق
سرکاری قرضہ (1+2+3)	57.9	55.9	-2.0
1۔ حکومتی قرضہ	46.4	46.1	-0.3
(i) طویل مدت (ایک سال سے زائد) جس میں	45.7	45.7	0.0
پیرس کلب	15.5	15.0	-0.4
کثیر فریقی	25.8	25.4	-0.4
دوطرفہ	1.9	2.5	0.5
یوروسکوک، عالمی بانڈز	1.6	1.6	0.0
(ii) قلیل مدت (ایک سال سے کم)	0.6	0.4	-0.3
2۔ آئی ایم ایف سے	8.9	7.3	-1.6
(i) وفاقی حکومت	2.0	1.9	-0.1
(ii) مرکزی بینک	6.9	5.4	-1.5
3۔ زرمبادلہ کے واجبات	2.6	2.4	-0.2
4۔ سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے	1.4	1.5	0.2
i۔ ضمانت شدہ قرضہ	0.1	0.2	0.1
ii۔ غیر ضمانت شدہ قرضہ	1.3	1.3	0.0
5۔ بینک	1.1	1.8	0.7
i۔ قرض گیری	0.4	0.9	0.5
ii۔ غیر اقامتی اثاثیں (مقامی اور بیرونی کرنسی)	0.7	1.0	0.3
6۔ نجی شعبہ	4.4	4.5	0.1
i۔ غیر ضمانت شدہ قرضہ	4.4	4.5	0.1
قرضے	2.4	2.2	-0.1
غیر ضمانت شدہ بانڈز	0.1	0.1	0.0
تجارتی قرضے	1.6	1.6	0.0
دیگر قرضہ جاتی واجبات	0.3	0.3	0.0
7۔ براہ راست سرمایہ کاروں کو واجب الادا رقم	1.6	2.1	0.5
مجموعی بیرونی قرضہ (1+2+3+4+5+6+7)	66.4	65.8	(0.6)

ماخذ: نمبر 1 اور 2 کے لیے، ماسو، 2014، i، 4، اقتصادی امور ڈویژن، بقیہ بینک دولت پاکستان

7.4.1 بیرونی قرضے اور واجبات کی پائیداری

کسی ملک کے بیرونی قرضے کی پائیداری کی جانچ میں اس کی قرضہ برداشت کرنے کی صلاحیت کا جائزہ شامل ہوتا ہے جو ادائیگی قرض کے اظہاریوں نیز فوری بیرونی واجبات پورے کرنے کی اہلیت (جو سیالیت کے اظہاریوں سے ناپی جاتی ہے) سے ظاہر ہوتا ہے۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ بیرونی قرضے اور واجبات میں کمی کے بعد پاکستان کا بیرونی قرضہ جو م 11ء میں جی ڈی پی کا 31.5 فیصد تھا، م 12ء میں کم ہو کر 28.5 فیصد ہو گیا (جدول 7.9)۔ تاہم یہ بہتری قرضے کی واپسی کے بوجھ میں کمی میں منعکس نہیں ہوئی کیونکہ اس سال زرمبادلہ کی آمدنی اور برآمدی آمدنی کے مقابلے میں قرضے کی واپسی کا تناسب کم ہوا۔ اگرچہ آئی ایم ایف کے قرضے کی قسط وار واپسی کے سبب قرضے کی واپسی میں 21.2 فیصد اضافہ ہوا لیکن زرمبادلہ کی آمدنی میں (بڑی حد تک برآمدی آمدنی میں کمی کے باعث) دوران سال صرف 0.6 فیصد نمو ہوئی۔

مزید برآں، ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر م 12ء میں دباؤ کا شکار ہو گئے کیونکہ جاری حساب کے خسارے کے تعلق سے زرمبادلہ کی موزونیت میں کمی واقع ہوئی، جیسا کہ RES/

(STD+CAB) کے تناسب سے ظاہر ہوتا ہے (جدول 7.9)۔²¹

²¹ م 11ء کے دوران اس تناسب میں کمی زیادہ تر جاری کھاتے کے فاضل کی وجہ سے تھی۔

جدول 7.9: بیرونی قرضہ جاتی برداشت کے اظہار					
میں 12ء	میں 11ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار					
27.4	30.3	33.4	--	--	مجموعی بیرونی قرضہ/ جی ڈی پی *
28.5	31.5	34.9	--	--	بیرونی قرضہ اور واجبات/ جی ڈی پی *
2.2	2.3	2.7	3.3	3.4	سودی ادائیگیاں/ زرمبادلہ آمدنی
9.0	7.5	12.2	13.5	8.7	بیرونی قرضے کی ادائیگی/ زرمبادلہ آمدنی
5.5	4.2	5.2	6.1	6.1	سودی ادائیگیاں/ برآمدی آمدنی
23.3	13.9	23.3	24.8	15.6	بیرونی قرضے کی ادائیگی/ برآمدی آمدنی
سیالیت کے اظہار					
2.0	2.6	3.3	--	--	قلیل مدتی قرضہ/ مجموعی بیرونی قرضہ *
12.0	11.7	8.7	--	--	مجموعی ذخائر/ قلیل مدتی قرضہ *
38.8	7.5	34.9	--	--	(قلیل مدتی قرضہ + جاری حسابات کا توازن)/ مجموعی ذخائر *
19.9	27.8	28.2	21.1	17	درآمدی ہفتوں کی تعداد

* قرضے کے اعداد و شمار کو ریجن کے مطابق ہیں، میں 10ء سے پہلے کے یہ اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔
ماخذ: بینک دولت پاکستان کے تخمینے

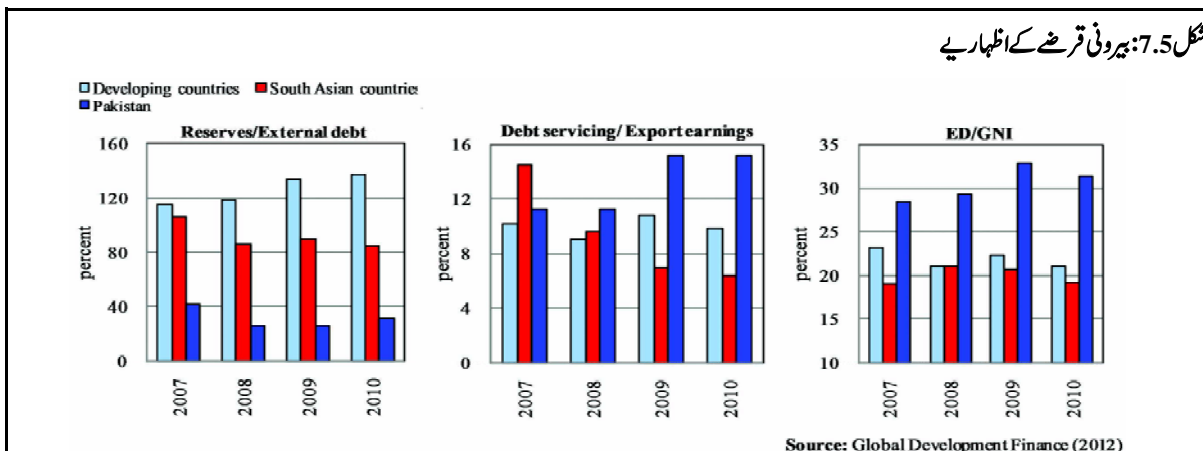
جدول 7.10: اہم عالمی مالی اداروں سے خالص رقم کی آمد				
ملین ڈالر				
میں 12ء	میں 11ء	میں 10ء	میں 09ء	
-400.0	-231.6	323.3	1,019.4	ایشیائی ترقیاتی بینک
290.4	540.8	453.4	622.9	انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ ایسوسی ایشن
138.4	40.2	126.6	62.6	* اسلامی ترقیاتی بینک (طویل المیعاد)
-23.0	-353.7	201.1	-280.0	** اسلامی ترقیاتی بینک (قلیل المیعاد)
-1,319	-440	2054	3639	آئی ایم ایف

ماخذ: بینک دولت پاکستان اور اقتصادی امور ڈویژن

غیر سودی جاری حساب کے خسارے کا ملک کے بیرونی قرضے کے اسٹاک کا تعین کرنے کے سلسلے میں اہم کردار ہوتا ہے۔ اگر غیر قرضہ جاتی سرمائے کی آمد میں مناسب اضافہ نہ ہو تو جاری حساب کے خسارے کا بڑھنا ملک کے قرضے کے اسٹاک میں اضافے (یا زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی) کا باعث بنتا ہے۔ میں 12ء میں چونکہ بیرونی قرضہ نہیں آ رہا تھا اس لیے بیرونی قرضے کی ادائیگیوں کے ساتھ جاری حساب کا خسارہ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کا باعث بنا۔ یہ ذخائر آخر جون 2011ء میں 27.8 ہفتوں کے تھے اور آخر جون 2012ء

میں کم ہو کر 19.9 ہفتوں کے رہ گئے (جدول 7.9)۔ اس طرح بیرونی مقروضیت میں کمی کے باوجود میں 12ء کے دوران پاکستان کی بیرونی ضرر پذیری میں اضافہ ہوا۔

مزید یہ کہ پاکستان کے بیرونی قرضے کے علاقائی تقابل سے بھی تشویش کے کچھ پہلو سامنے آتے ہیں۔ گلوبل ڈیولپمنٹ فننس (2012ء) کے مطابق پاکستان کا بیرونی قرضہ

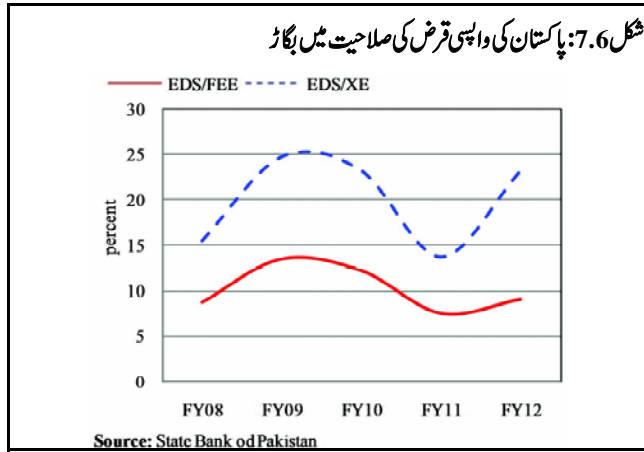


جدول 7.11: قرضے کی فراہمی			
ملین ڈالر			
مطلق فرق	م 12ء	م 11ء	جس میں
650.8	1,747.5	1,096.8	دوطرفہ
733.6	1,047.6	314.1	چین
60.0	227.3	167.2	جاپان
54.2	171.8	117.6	برطانیہ
-166.6	1,284.5	1,451.2	کثیر فریقی جس میں
-79.5	417.8	497.4	ایشیائی ترقیاتی بینک
-216.2	575.4	791.5	انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ ایسوسی ایشن
94.6	149.6	55.0	اسلامی ترقیاتی بینک
484.1	3,032.1	2,548.0	میزان
ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن			

(اگرچہ کم ہو رہا ہے) جنوبی ایشیائی اور ترقی پذیر معیشتوں کے اوسط بیرونی قرضوں سے زیادہ ہے۔ اسی طرح ترقی پذیر اور جنوبی ایشیائی ممالک کے مقابلے میں پاکستان کی برآمدی آمدنی کا ایک بڑا حصہ قرضے کی واپسی کی نذر ہو جاتا ہے اور زرمبادلہ کے ذخائر اور بیرونی قرض کا تناسب بھی مذکورہ ممالک سے کم ہے (شکل 7.5)۔

فراہمی قرض

بیرونی قرضے کے فراہم کنندگان کی جانب سے قرض کی فراہمی میں مالی سال 12ء میں سال بسال 19 فیصد کا خوشگوار اضافہ ہوا۔ معطلی وارا جزائے ترکیبی کے مطابق اگرچہ مالی سال 12ء کے دوران دوطرفہ قرضے کی آمد میں 59.3 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا تاہم کثیر فریقی قرض فراہم کنندگان بالخصوص آئی ڈی اے اور ایشیائی ترقیاتی بینک کی جانب سے قرضے کی آمد میں کمی واقع ہوئی (جدول 7.10)۔ دوطرفہ قرض گاروں کی جانب سے قرضے کی آمد میں اضافے کا سبب چین کی طرف سے جون 2012ء میں ادائیگیوں کے توازن کے لیے درمیانی مدت کے (2 سالہ) قرضے کی فراہمی ہے۔ اس قرضے کو شامل نہ کریں تو بیرونی قرضے کی آمد میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 0.6 فیصد کمی ہوئی۔



مجموعی طور پر 14 ارب ڈالر کے وعدوں کے مقابلے میں اس سال کے دوران اصل آمد 3 ارب ڈالر رہی (جدول 7.11)۔ بالخصوص، مالی سال 12ء کے دوران پروگرام قرضوں کی آمد میں بھاری کمی ہوئی۔ یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ بین الاقوامی زری فنڈ (آئی ایم ایف) کے اسٹینڈ بائی آرینج منٹ کی معطلی پروگرام قرضوں کی آمد میں کمی کا اہم سبب ہے۔ یہ قرضے اپنی نوعیت کے اعتبار سے طویل المیعاد ہوتے ہیں، فراہمی کے وقت سخت چھان بین کی جاتی ہے اور عموماً بین الاقوامی زری فنڈ کی تائید سے مشروط ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی زری فنڈ کے پروگرام کی معطلی اور مالیاتی اصلاحات نافذ کرنے میں ناکامی ان قرضوں کی آمد میں کمی کا سبب ہے۔

7.4.2 بیرونی قرضے کی ادائیگی

حسب توقع پاکستان کے بیرونی قرضے کی واپسی میں مالی سال 12ء کے دوران 78 کروڑ 45 لاکھ ڈالر کا نمایاں اضافہ ہوا (جدول 7.12)۔ واپسی قرض کی مد کے اندر اگرچہ بیرونی قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں سال بسال کمی ہوئی تاہم آئی ایم ایف کے قرضے کی قسط وار واپسی کی وجہ سے اصل رقم کی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا۔²² زرمبادلہ کی آمدنی میں نہایت خفیف نمو کی موجودگی میں واپسی قرض میں اس اضافے کے نتیجے میں مالی سال 12ء کے دوران واپسی قرض کی صلاحیت کم ہوئی (شکل 7.6)۔

مثبت پہلو یہ ہے کہ پاکستان مرکزی بینک کی ایک ارب ڈالر کی امانتوں نیز اسلامی ترقیاتی بینک کو واجب الادا 54 کروڑ 30 لاکھ ڈالر کے اجرائے غائی میں کامیاب ہوا۔ ان انتظامات کی عدم موجودگی میں واپسی قرض کا بوجھ اس سے بھی زیادہ ہوتا۔

²² اہم بات یہ ہے کہ آئی ایم ایف کے قرضوں کی بالاقساط واپسی کے نتیجے میں م 15ء تک واپسی قرض بلندرہنے کا امکان ہے۔

جدول 7.12: بیرونی قرضے کی ادائیگی						
ملین ڈالر						
م 12ء	م 11ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	م 07ء	
3,657.0	2,826.6	3,321.9	3,130.7	2,377.1	2,031.3	i۔ سرکاری قرضہ (الف+ب+ج)
2,800.0	1,881.7	2,445.1	2,162.9	1,372.7	1,120.8	اصل رقم
892.6	944.9	876.9	967.9	1,004.4	910.5	سود
2,263.0	2,247.9	2,784.1	2,822.7	2,128.1	1,833.3	الف۔ حکومتی قرضہ
1,546.3	1,491.5	2,053.4	1,930.9	1,177.7	978.8	اصل رقم
716.7	756.5	730.7	891.9	950.4	854.5	سود
1317.8	441.8	359.4	264.0	191.0	143.0	ب۔ آئی ایم ایف کے قرضے
1153.7	268.2	239.8	210.0	173.0	120.0	اصل رقم
164.1	173.6	119.6	54.0	18.0	23.0	سود
111.8	136.9	178.4	44.0	58.0	55.0	ج۔ زرمبادلہ کے واجبات
100	122.0	151.9	22.0	22.0	22.0	اصل رقم
11.8	14.9	26.5	22.0	36.0	33.0	سود
248.9	358.9	351.9	236.9	252.7	270.1	ii۔ سرکاری شعبے کے اداروں کا قرضہ
211.0	310.1	290.4	176.8	171.0	200.7	اصل رقم
38.0	48.7	61.4	60.1	81.7	69.3	سود
349.5	321.0	457.0	628.6	484.8	382.7	iii۔ نجی شعبے کا قرضہ
265.3	247.2	388.2	497.8	323	271.6	اصل رقم
84.1	73.8	68.8	130.8	161.8	111.1	سود
4,291.0	3,506.5	4,130.8	3,996.2	3,114.6	2,684.0	بیرونی قرضہ (i+ii+iii)
3,276.3	2,439.0	3,123.6	2,837.4	1,866.7	1,593.1	اصل رقم
1,014.7	1,067.5	1,007.1	1,158.8	1,247.8	1,090.9	سود

ماخذ: بینک دولت پاکستان

باکس 7.2: ملکی قرضے کا بوجھ، پاکستان کے لیے فوری تہنیتی معلومات

عالمی تجربہ: متعدد ممالک میں بیرونی مالکاری کے حصول میں مشکلات ملتی قرضے کے بوجھ میں اضافے پر متوجہ ہوئی ہیں۔ رین ہارٹ اور روگوف (2008ء) کے مطابق 1914ء تا 2007ء کی مدت کے دوران 64 ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں سرکاری قرضے کا تقریباً دو تہائی ملکی قرضہ تھا۔ اس عام تصور کے برعکس کہ حکومتیں ہمیشہ اپنے ملکی واجبات ادا کرتی ہیں، گراں ملکی قرضوں پر بہت زیادہ انحصار ملکی قرضے پر متعدد ریاستی نادر ہندگیوں کا سبب بنا ہے۔²⁴

حکومت کے ملکی قرضوں پر بہت زیادہ انحصار کی بنا پر معاشی استحکام کو درپیش خطرات کو دیکھتے ہوئے یہ مناسب

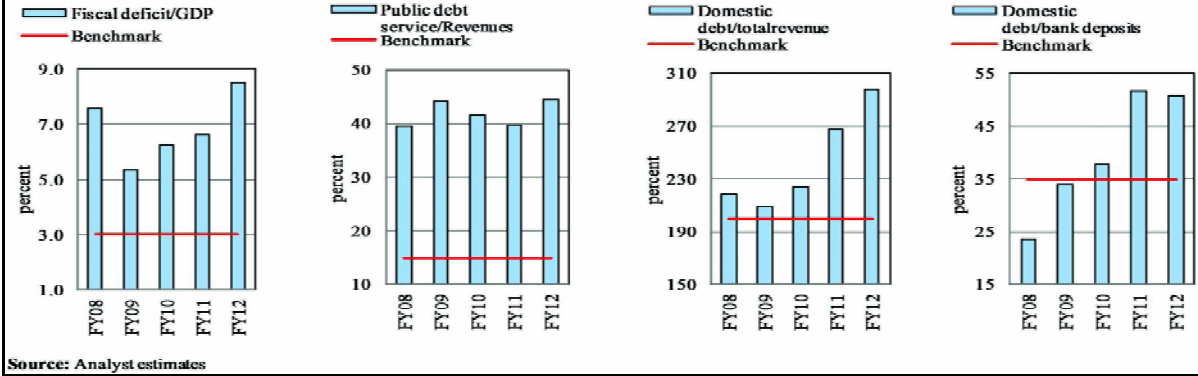
معلوم ہوتا ہے کہ ملکی قرضے کے بوجھ کی پائیداری چاچی جائے۔ لٹریچر کے تفصیلی جائزے سے رکن ممالک میں مالیاتی اور قرضہ جاتی پائیداری کی جانچ کے کچھ اظہار یہی فراہم ہوتے ہیں (جدول 7.2.1)۔ مزید برآں لٹریچر سے یہ بھی اجاگر ہوتا ہے کہ بہتری پالیسی کے طریقوں، مالی بازار کی وسیع تر ترقی، ملکی اداروں کی مضبوطی اور نجی بچت اور مالی وساطت میں بہتری کے ذریعے ملکی قرضے کو مناسب سطح پر لانے کے موافق اثرات پڑتے ہیں۔ اس ضمن میں عباس اور کرسٹینسن کی تحقیق یہ ہے کہ بینک امانتوں سے 35 فیصد سے زائد ملکی قرضہ معاشی نمو کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔²⁵ یہ نشان ہے پاکستان کے مالیاتی اور قرضہ جاتی استحکام کی پائیداری کی جانچ کے لیے فوری تہنیتی معلومات کی حیثیت سے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

²³ ماخذ: (i) یوٹی آر کاؤ اینڈ پال وین ڈین (2004ء)، 'فیکل پالیسی ان ای ایم یو: رولز، ڈسکریشن اینڈ پولیٹیکل انسینوز، یورپی کمیشن، ڈائریکٹریٹ جنرل فار اکائونٹ اینڈ فنانشل انفرز۔ اکائونٹ پیپر، (ii) بیو بی ائی اینڈ پور کٹریز کپسٹی بلڈنگ پروگرام (2009)، ڈیٹ سسٹین ایبلٹی انڈیکسٹرز: www.development-finance.org/.../83-debt-sustainability-indicators-2009-02.html; (iii) اے اسٹڈی آن ڈومیسٹک ڈیٹ سسٹین ایبلٹی آرٹیکلر اکائونٹ اینڈ فنانس مینجمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایٹرن اینڈ سٹوڈنٹس آف ایٹرن ایٹم ای ایف ایم آئی (2002ء)۔

²⁴ رین ہارٹ اینڈ روگوف (2008ء) کے مطابق 1914ء تا 2007ء کی مدت کے دوران ملکی قرضے کی نادر ہندگی کے 68 واقعات رونما ہوئے۔ ان نادر ہندگیوں کا ارتکاب ادا بینگیوں کی جبری منتقلیوں سے لے کر معطلی تک متعدد طریقوں سے کیا گیا۔

²⁵ نمونے میں شامل تمام ممالک میں ملکی قرضے کے درست اعداد و شمار کے حصول کے لیے عباس اور کرسٹینسن (2007ء) نے ملکی قرضے کی تعریف 'مرکزی حکومت پر بینگیوں اور دیگر بینکاری اداروں کے دعوے' کے طور پر کی ہے۔

شکل 7.2.1: ملکی قرضے کی پائیداری - فوری تنبیہی علامات



پاکستان کا منظر نامہ: پاکستان کا معاملہ عالمی تجربے سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ بیرونی مالکاری کی عدم دستیابی کے ساتھ مالیاتی خسارے میں شدید اضافہ گذشتہ چند برسوں سے ملکی قرضے کا بوجھ بڑھنے کا سبب بنا ہے۔ بالخصوص، مجموعی حکومتی قرضے میں ملکی قرضے کا حصہ، جو مئی 09ء میں 49.3 فیصد تھا، مئی 12ء میں بڑھ کر 59.1 فیصد ہو گیا۔ پاکستان کے مالیاتی اور قرضہ جاتی اظہاریوں کا قتل از میں متعین کردہ نشانیوں سے موازنہ کیا جائے تو افسوسناک صورتحال سامنے آتی ہے۔ ملک کا مالیاتی خسارہ کم سے کم مقررہ سطح سے کہیں زیادہ ہے اور نشانیہ سطح کے مقابلے میں حاصل کیے گئے قرضے میں شدید اضافے کے باعث مجموعی حاصل کے مقابلے میں ملکی قرضے کے تناسب میں مئی 10ء سے نمایاں بگاڑ آیا ہے (شکل 7.2.1)۔ ملکی قرضہ، جس کا تین بیلیوں اور دیگر پائزری اداروں کے حکومت پر دعووں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے، بھی نشانیہ سے زیادہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کا بینکاری نظام کے ذریعے میزانیہ قرضے کی پراختصار اس سطح پر پہنچ چکا ہے، جہاں ملکی قرضے کے نمو پر منفی اثرات نجی شعبے کی قرضے سے محرومی، قرضے کی پائیداری کے مسائل اور گرائی وغیرہ کی صورت میں نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

یہ صورتحال خست مالیاتی نظم و ضبط متعارف کرانے کی ضرورت کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس ضمن میں حکومت نے 2005ء سے قواعد پر مبنی مالیاتی پالیسی موقوف اختیار کیا ہے۔ مالیاتی پالیسی کے قواعد اہداف مالیاتی ذمہ داری اور قرضہ ایکٹ، جسے پارلیمنٹ نے 2005ء میں منظور کر لیا تھا، میں شامل کر لیے گئے تھے۔ اس قانون میں مالیاتی اور قرضہ جاتی اظہاریوں کے لیے واضح طور پر مقررہ وقت کے ساتھ مخصوص اہداف کا تعین کیا گیا۔ علاوہ ازیں، ایس بی پی ایکٹ میں مارچ 2012ء میں حالیہ ترمیم، جو مرکزی بینک سے حکومتی قرضے کی پراختصار پر مبنی ہے، بھی اس سمت میں ایک کوشش ہے۔

چنانچہ اس حصے میں متعین کردہ فوری تنبیہی اظہاریے حکومت کے لیے موجودہ مالیاتی قواعد کے علاوہ ہیں۔ عالمی تجربے کا جائزہ لیتے ہوئے یہ کہنا درست ہے کہ اصلاحات متعارف کرانے میں ناکامی ملک کو سنگین معاشی بحران سے دوچار کر سکتی ہے۔

حوالہ جات:

- ☆ رین ہارٹ کارمین ایم اور روگوف کینیڈیہ ایس (2008ء) "ملکی قرضے کی بھولی بری تاریخ"، این بی ای آر ورکنگ پیپر 13946۔
- ☆ عباس ایس ایم علی اور کرشنن جیکب ای (2007ء)، "اقتصادی نمو میں ملکی قرضہ جاتی منڈیوں کا کردار: کم آمدنی کے حامل ممالک اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کے لیے ایک تجرباتی تحقیق"، آئی ایم ایف ورکنگ پیپر، WP/07/127۔
- ☆ یو بی مارکواڈورڈ پال وان ڈین (2004ء)، "ای ایم یو میں مالیاتی پالیسی: قواعد صوابد یاد اور سیاسی ترغیبات"، یورپی کمیشن، ڈائریکٹریٹ جنرل فار اکنامک اینڈ فنانشل افیئرز، اکنامک پیپر۔
- ☆ سخت مقروض غریب ممالک کا استعداد کاری پروگرام (2009ء)، "قرضے کی پائیداری کے اظہاریے"، www.development-finance.org/.../83-debt-sustainability-indicators-2009-02.html۔
- ☆ ادارہ برائے معیشت و مالی نظم و نسق، مشرقی و جنوبی افریقہ (2002ء)، "ملکی قرضے کی پائیداری"، www.mefmi.org/...pub-2002.studu-sustainability-of-domestic-debt.pdf۔